از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:04 اپریل،1960

دی مینجمنٹ آف چندراما لی اسٹیٹ، ایرنا کولم

بنام

انکے کارکنان و دیگر۔

(پی بی گجیندر گڈکر، کے این وانچو اور کے سی داس گپتا، جسٹس صاحبان)

صنعتی تنازعہ-مصالحت کی ناکامی-یونین ہڑتال کرنے سے پہلے مناسب اور معقول طریقہ کار اختیار کرے۔

انتظامیہ نے کارکنوں کی طرف سے اٹھائے گئے کچھ مطالبات کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا، اس معاملے کو مصالحت کے لیے بھیج دیا گیا۔30 نومبر 1955 کو صلح کی کوششیں ناکام ہو گئیں۔اگلے ہی دن یونین نے ہڑتال کا نوٹس دیا اور در حقیقت 9 دسمبر 1958 سے ہڑتال پر چلی گئی۔3 جنوری 1956 کو حکومت نے تنازعہ کو انڈسٹریل ٹریبونل کے پاس بھیج دیا اور 5 جنوری 1956 کو ہڑتال ختم کر دی گئی۔یہ سوال کہ آیا مزدور ہڑتال کی مدت کے لیے اجرت حاصل کرنے کے حقدار تھے،ٹریبونل کو بھیجی گئی کچھ دیگر بنیادوں کے ساتھ تھا۔ٹریبونل کا خیال تھا کہ دونوں فریق ہڑتال کے ذمہ دار ہیں اور مزدور ہڑتال کی مدت کے لیے 50 فیصد معاوضے حاصل کرنے کے حقدار ہیں:

قرار پایا گیا کہ کیس کے حقائق پر ہڑتال بلا جواز تھی اور کہا گیا کہ مزدور اس مدت کے لیے کسی اجرت کے حقدار نہیں تھے۔

جب صلح کی کوششیں ناکام ہو گئیں تو یونین کے لیے یہ معقول تھا کہ وہ حکومت سے ہڑتال کا فیصلہ کرنے سے پہلے انڈسٹریل ٹریبونل کو حوالہ دینے کے لیے کہہ کر تنازعہ کو حل کرنے کے لیے قانون کے ذریعہ فراہم کردہ معمول اور معقول راستہ اختیار کرے۔ایک ہڑتال جو کارکنوں کے ہاتھوں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

میں ایک جائز ہتھیار ہے عام طور پر جائز نہیں ہوگی اگر مقصد کے پر امن حصول کے لیے معقول راستے ختم کیے بغیر جلد بازی کا سہارا لیا جائے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 347/1959۔

صنعتی ٹریبونل نمبر 17 اکتوبر 1957 کے ایوارڈ سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل II، ایرناکولم، صنعتی تنازعہ نمبر 63، سال 1956 میں اپیل کنندہ کی طرف سے ایس گووند سوامی نادن اور پی رام ریڈی۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے جیکب اے چکر ماکل اور کے سندر راجن۔

کے آر چودھری، مدعاعلیہ نمبر 2 کے لیے۔

4.1960 اپریل۔

عدالت کا فیصلہ داس گپتا، جسٹس نے دیا۔

داس گپتا، جسٹس-9 اگست 1955 کو چندر ملائی اسٹیٹ کے کارکنوں کی یونین نے اسٹیٹ کے منیجر کو پندرہ مطالبات پر مشتمل ایک میمورنڈم پیش کیا۔ اگرچہ انتظامیہ نے کچھ مطالبات کو پورا کرنے پر رضامندی ظاہر کی لیکن بنیادی مطالبات غیر مطمئن رہے۔ 29 اگست 1955 کو، لیبر آفیسر، تریچور، جسے اس دوران اسٹیٹ کی انتظامیہ کے ساتھ ساتھ لیبر یونین دونوں کی طرف سے اس عہدے سے آگاہ کیا گیا تھا، نے انتظامیہ اور کارکنوں کے نمائندوں کے درمیان باہمی مذاکرات کا مشورہ دیا۔ بالآخر اس معاملے کی سفارش لیبر آفیسر نے مصالحتی افسر، تریچور سے صلح کے لیے کی۔ مصالحتی افسر کی کوششیں بے سود ثابت ہوئیں۔ ایسا لگتا ہے کہ صلح کا آخری اجلاس 30 نومبر 1955 کو ہوا تھا۔ اگلے دن یونین نے ہڑتال کا نوٹس دیا اور مزدور 9 دسمبر 1955 سے ہڑتال پر چلے گئے۔ ہڑتال 5 جنوری 1956 کو ختم ہوئی۔ اس سے پہلے، 5 جنوری کو حکومت نے عدالتی فیصلہ سنانے کے لیے پانچ مطالبات کے حوالے سے تنازعہ کو انڈسٹریل ٹریبونل، تریویندرم کو بھیج دیا تھا۔ اس کے بعد 11 جون 1956 کے ایک حکم کے ذریعے، تنازعہ کو تریویندرم ٹریبونل سے واپس لے لیا گیا اور انڈسٹریل ٹریبونل، ایرناکولم کو بھیج دیا گیا۔ 17 اکتوبر 1957 کے اپنے فیصلے کے ذریعے ٹریبونل نے ان تمام مسائل پر کارکنوں کے مطالبات منظور کر لیے۔ موجودہ اپیل کو چندر ملائی اسٹیٹ کی انتظامیہ نے ان میں سے تین مسائل پر ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف ترجیح دی ہے۔ ان تین مسائل کو حوالہ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"1. کیا انتظامیہ کو بہت زیادہ کنٹرول ختم کرنے کے بعد کارکنوں کو فروخت کیے گئے چاول کی قیمت کا احساس ہوا تھا اور اگر ایسا ہے تو کیا کارکن اس طرح جمع کی گئی ضرورت سے زیادہ قیمت کی واپسی کے حقدار ہیں؟

2. کیا کارکنان اس کے رکنے کی تاریخ سے پچھلی تاریخ کے اثر کے ساتھ کمبلی الاؤنس حاصل کرنے کے حقدار ہیں اور اس طرح کے الاؤنس کی شرح کتنی ہونی چاہیے؟

3. کیا مزدور ہڑتال کی مدت کے لیے اجرت حاصل کرنے کے حقدار ہیں؟"

پہلے معاملے پر مزدوروں کا معاملہ یہ تھا کہ اپریل 1954 میں ٹراوانکور-کوچن حکومت کی طرف سے چاول پر کنٹرول ہٹائے جانے کے بعد، جس انتظامیہ نے مزدوروں کو چاول فروخت کرنا جاری رکھا، اس نے کوٹے سے زیادہ خریدے گئے چاول کے لیے 12 انافی پیمائش کی زیادہ شرح پر $1\frac{1}{2}$ فی سر پیمائش وصول کی۔ کارکنوں کے مطابق یہ نامناسب اور بلاجواز تھا اور انہوں نے اس اضافی رقم کی واپسی کا دعوی کیا جو انہیں ادا کرنے کے لیے کی گئی تھی۔ انتظامیہ کا معاملہ یہ تھا کہ مزدور اسٹیٹ کی انتظامیہ سے چاول خریدنے کے پابند نہیں تھے اور دوسرا یہ کہ صرف اصل قیمت اور کوئی اضافی وصول نہیں کی گئی تھی۔ ٹریبونل نے زبانی اور دستاویزی شہادت پر غور کرتے ہوئے فیصلہ دیا کہ انتظامیہ نے لاگت کی قیمت سے زیادہ وصول کیا ہے اور کہا کہ وہ اسے واپس کرنے کے پابند ہیں۔

دوسرا مسئلہ کمبلی الاؤنس کے دعوے کے حوالے سے تھا۔ چندر ملائی ٹی اسٹیٹ اونچائی پر واقع ہے۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ اس خطے میں اسٹیٹس کے لیے یہ رواج رہا ہے کہ وہ کارکنوں کو کمبلی الاؤنس ادا کرتے ہیں تاکہ وہ موسم کی سختی کو پورا کرنے کے لیے خود کو کمبل فراہم کر سکیں اور یہ کہ یہ واقعی ملازمت کی قیود و ضوابط کا حصہ بن گیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس اسٹیٹ کی انتظامیہ نے 1949 کے بعد سے الاؤنس کی ادائیگی روک دی اور 1954 میں ہی ادائیگی دوبارہ شروع کی۔ انتظامیہ کا دفاع یہ تھا کہ 9 اگست 1955 تک اس بارے میں کوئی تنازعہ نہیں اٹھایا گیا تھا، اس آخری مرحلے پر اسے اٹھانے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ ٹریبونل نے اس دلیل کو خارج کرتے ہوئے 1949، 1950 اور 1951 کے لئے 7 روپے سالانہ اور 1952 اور 1953 کے لئے 9 روپے سالانہ کمبلی الاؤنس دیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تیسرے معاملے پر جب کہ کارکنوں نے استدعا کی کہ ہڑتال کو جائز قرار دیا گیا ہے، انتظامیہ نے دعوی کیا کہ یہ غیر قانونی اور بلا جواز ہے۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ دونوں فریق ہڑتال کے ذمہ دار ہیں اور انتظامیہ کو حکم دیا کہ وہ ہڑتال کی مدت کے لیے کارکنوں کو ان کی کل تنخواہ کا 50 فیصد ادا کرے۔

چاول کی اضافی قیمت وصول کیے جانے کے سوال پر ہمارے سامنے اپیل کنندہ دلیل حقیقت کے سوال تک محدود ہے، کیا ٹریبونل اپنے اس نتیجے میں درست تھا کہ قیمت سے زیادہ قیمت وصول کی گئی تھی۔ ٹریبونل نے انتظامیہ کے اپنے دستاویزات میں کی گئی اندراجات پر انتظامیہ کی طرف سے وصول کی گئی قیمت کے حوالے سے اپنے نتیجے کی بنیاد رکھی ہے۔ جہاں تک اس طرح کے چاول کی قیمت کا تعلق ہے، انتظامیہ کا مؤقف تھا کہ اپریل، جولائی اور اگست اور ستمبر کے مہینوں کے لیے قیمت انتظامیہ کے دستاویزات میں دکھائی گئی تھی جبکہ مئی اور جون کے لیے ان دستاویزات میں قیمت کا انکشاف نہیں کیا گیا تھا۔ ان دو مہینوں کے لیے ٹریبونل نے چاول کی بازاری قیمت کو قرار دیا جیسا کہ کارکنوں کے گواہ نمبر 6 نے ثابت کیا ہے کہ یہ وہ قیمت تھی جس پر اسٹیٹ کی انتظامیہ نے ان کے چاول کی خریداری کی تھی۔ ہم ایسی کوئی چیز دیکھنے سے قاصر ہیں جو حقائق کے ان نتائج میں مداخلت کرنے کا جواز پیش کرے۔ درحقیقت جن دستاویزات پر ٹریبونل نے اپنے نتائج کی بنیاد رکھی ہے انہیں پیپر بک کا حصہ بھی نہیں بنایا گیا تھا تاکہ اگر ہم خود بھی اس سوال پر غور کرنا چاہیں تو بھی ہمارے لیے ایسا کرنا ناممکن ہوگا۔ ہمیں اطمینان ہے کہ انتظامیہ کو چاول کی لاگت کی قیمت اور انتظامیہ کو اصل میں کارکنوں سے ملنے والی قیمت کے حوالے سے ٹریبونل اپنے نتائج میں درست تھا۔ انتظامیہ کا یہ مقدمہ کہ کارکنوں سے صرف چاول کی قیمت وصول کی گئی تھی، ٹریبونل نے صحیح طور پر خارج کر دیا ہے۔ یہ حقیقت کہ مزدوروں کو انتظامیہ سے چاول خریدنے پر مجبور نہیں کیا گیا تھا شاید ہی کوئی ٹھوس بات ہے؛ انتظامیہ نے کارکنوں کی مدد کے لیے دکان کھولی تھی اور اگر یہ پایا جاتا ہے کہ اس نے اضافی نرخ وصول کیے ہیں، تو منصفانہ طور پر، کارکنوں کو معاوضہ ادا کرنا ہوگا۔ اس فیصلے کو جہاں تک اس نے ٹریبونل کے ذریعے پائے گئے اعداد و شمار کی بنیاد پر جمع کی گئی اضافی رقم کی واپسی کی ہدایت کی ہے، اس لیے اسے کامیابی سے چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔

کمبل الاؤنس کے سوال پر یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ واحد دفاع یہ تھا کہ مطالبہ بہت دیر سے کیا گیا تھا۔ یہ تسلیم شدہ حقیقت کہ اسے 1949 میں بند ہونے تک کئی سالوں سے باقاعدگی سے سال بہ سال ادا کیا جاتا رہا ہے، کارکنوں کے اس معاملے کو قائم کرنے کے لیے کافی ہے کہ مناسب کمبل الاؤنس کی ادائیگی ان کی سروس کی شرائط کا حصہ بن چکی تھی۔ ہم نہیں سمجھتے کہ یہ محض حقیقت کہ کارکنوں نے انتظامیہ کی جانب سے 9 اگست 1955 تک ملازمت کی اس شرط کو نافذ کرنے سے انکار

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پر کوئی تنازعہ نہیں اٹھایا، انہیں اس طرح کی ادائیگی سے انکار کرنے کی کافی وجہ ہو گی۔ انتظامیہ نے 1949 سے 1954 تک ان الاؤنسوں کی ادائیگی کو روکنے میں من مانی اور غیر قانونی طور پر کام کیا تھا۔ اب انہیں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا جا سکتا کہ انہیں صرف اس وجہ سے ادا کرنے کے لیے نہیں کہا جانا چاہیے کہ سال گزر چکے ہیں۔ یہ سوچنا مناسب ہے کہ اگرچہ انتظامیہ نے الاؤنس ادا نہیں کیا تھا لیکن کارکنوں کو اپنے خرچ پر اپنے لیے کمبل فراہم کرنا پڑتا تھا۔ ٹریبونل نے 1949 سے 1953 کے سالوں کے لیے کارکنوں کو الاؤنس کی ادائیگی کی ہدایت دینے میں منصفانہ کام کیا ہے۔ ٹریبونل کی طرف سے دی گئی شرحوں کی درستگی کو ہمارے سامنے چیلنج نہیں کیا گیا ہے۔ اس لیے اس معاملے پر ٹریبونل کا فیصلہ بھی برقرار ہے۔

یہ ہمیں اس سوال کی طرف لے جاتا ہے کہ کیا ٹریبونل ہڑتال کی مدت کے لیے کارکنوں کو 50 فیصد تنخواہیں دینے میں درست تھا۔ یہ واضح ہے کہ 30 نومبر 1955 کو یونین کو معلوم تھا کہ صلح کی کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ اگلا قدم مصالحتی افسر کی طرف سے حکومت کو اس طرح کی ناکامی کی رپورٹ ہو گی اور یونین کے لیے یہ مناسب اور معقول ہوتا کہ وہ ایک ہی وقت میں حکومت سے خطاب کرے اور درخواست کرے کہ صنعتی ٹریبونل کو حوالہ دیا جائے۔ تاہم یونین نے انتظار کرنے کا انتخاب نہیں کیا اور یکم دسمبر 1955 کو انتظامیہ کو نوٹس دینے کے بعد کہ اس نے 9 دسمبر 1955 سے ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا تھا، دراصل اسی دن سے ہڑتال شروع کر دی۔ اپیل کنندہ کی جانب سے یہ زور دیا گیا ہے کہ مطالبات کی نوعیت میں اس طرح کی جلد بازی کی کارروائی کا جواز پیش کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا اور منصفانہ طور پر یونین کو حکومت سے صنعتی تنازعات ایکٹ کے تحت حوالہ دینے کے لیے کہہ کر قانون کے ذریعے فراہم کردہ معمول اور معقول راستہ اختیار کرنا چاہیے تھا اس سے پہلے کہ وہ ہڑتال کا فیصلہ کرے۔ یونین کے اہم مطالبات کمبل الاؤنس اور چاول کی قیمت کے بارے میں تھے۔ جہاں تک کمبل الاؤنس کا تعلق ہے، انہوں نے 1949 کے بعد سے کچھ نہیں کہا تھا جب اسے پہلی بار روک دیا گیا تھا جب تک کہ یونین نے اسے 9 اگست 1955 کو اٹھایا تھا۔ چاول کی اضافی قیمت کی وصولی کی شکایت حالیہ تھی لیکن اس کے باوجود یہ اتنی فوری نوعیت کی نہیں تھی کہ اگر صنعتی ٹریبونلز کے بذریعے اس طرح کے تنازعات کے بندوبست کے لیے قانون کے بذریعے مقرر کردہ طریقہ کار کا سہارا لیا جاتا تو مزدوروں کے مفادات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا۔ آخر صنعتی عمل ہڑتالوں سے پیداوار بند ہونے پر صرف آجر کو ہی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ جہاں ایک طرف یہ یاد رکھنا ہے کہ ہڑتال محنت کشوں کے ہاتھوں میں ایک جائز اور بعض اوقات ناگزیر ہتھیار ہے، وہیں یہ یاد رکھنا بھی اتنا ہی ضروری ہے کہ اس ہتھیار کے اندھا دھند اور جلد بازی میں استعمال کی حوصلہ افزائی نہیں کی جانی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

چاہیے۔مزدوروں کے لیے یہ سوچنا درست نہیں ہوگا کہ کسی بھی قسم کے مطالبے کے لیے اپنے مقاصد کے پرامن حصول کے لیے معقول راستے ختم کیے بغیر ہڑتال شروع کی جاسکتی ہے۔ایسے معاملات ہوسکتے ہیں جہاں مطالبہ اتنی فوری اور سنجیدہ نوعیت کا ہو کہ حکومت سے حوالہ دینے کے لیے کہنے کے بعد تک مزدوروں سے انتظار کرنے کی توقع کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ایسے معاملات میں اس طرح کی درخواست کیے جانے سے پہلے ہی ہڑتال جائز ہوسکتی ہے۔تاہم موجودہ ایسے معاملات میں سے ایک نہیں ہے۔ہماری رائے میں مزدوروں نے ہڑتال شروع کرنے سے پہلے صلح کی کوششیں ناکام ہونے کے بعد کچھ وقت انتظار کیا ہوگا اور اس دوران حکومت سے حوالہ دینے کو کہا ہوگا۔انہوں نے بالکل انتظار نہیں کیا۔صلح کی کوششیں 30 نومبر 1955 کو ناکام ہوگئیں،اور اگلے ہی دن یونین نے ہڑتال کا فیصلہ کیا اور 9 دسمبر 1955 سے مطلوبہ ہڑتال کا نوٹس بھیجا،اور 9 دسمبر 1955 کو مزدوروں نے اصل میں کام روک دیا۔ایسا لگتا ہے کہ حکومت نے فوری کارروائی کی اور 3 جنوری 1956 کو تنازعہ کا حوالہ دیا۔اس کے بعد ہڑتال ختم کردی گئی۔ہم یہ دیکھنے سے قاصر ہیں کہ ایسے حالات میں ہڑتال کو کس طرح جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ ٹریبونل خود اس سوال پر دو ذہنوں میں رہا ہے۔اس کا نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہڑتال اگرچہ مکمل طور پر جائز نہیں تھی،لیکن آدھی جائز اور آدھی بلاجواز تھی۔ہمیں آدھے جواز کے اس متجسس تصور کی تعریف کرنا مشکل لگتا ہے۔کسی بھی صورت میں،موجودہ کیس کے حالات اس نتیجے کی حمایت نہیں کرتے ہیں کہ الہ آباد میں ہڑتال جائز تھی۔ہم اوپر بیان کردہ حالات کے پیش نظر یہ ماننے کے پابند ہیں کہ ٹریبونل نے یہ قرار دینے میں غلطی کی کہ ہڑتال کم از کم جزوی طور پر جائز تھی۔غلطی اتنی سنگین ہے کہ ہم انصاف کے مفاد میں فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے پابند ہیں۔ہمارے خیال میں اس نتیجے سے بچا نہیں جاسکتا کہ ہڑتال بلاجواز تھی اور اس لیے مزدور ہڑتال کی مدت کے لیے کسی اجرت کے حقدار نہیں ہیں۔

لہٰذا ہم جزوی طور پر اپیل کو منظور کرتے ہیں اور ایوارڈ کو اس حد تک الگ کردیتے ہیں جب اس نے ہڑتال کی مدت کے لیے کل معاوضے کا 50 فیصد ادا کرنے کی ہدایت کی تھی لیکن باقی ایوارڈ کو برقرار رکھا۔اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document